روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۰ اخاء ۱۳۷۱ہش، ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف خدا ہی پر توکّل کرو

"جب تک غیر اللہ سے کٹ کر خدا کے نہیں ہو جاتے یا غیر اللہ سے کٹنے کا سلسلہ شروع نہیں کر دیتے اس وقت تک ہمارے سارے کام خدا نہیں بنائے گا۔۔۔ خدا تو وہی کام بنایا کرتا ہے جن میں تمام تر توکل اور انحصار انسان خدا کی ذات پر ہی کرے۔ پس تبتّل کا یہ معنی ہے کہ دنیا سے اپنی امیدیں۔ اپنی حرصیں۔ اپنے خوف۔ اپنی سب طمعیں کاٹ لاؤ اور صرف خدا ہی پر توکل کرو۔ اسی کے ہو جاؤ اور پھر دیکھو کہ تمہارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے بنائے گا۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو ماں بچے کو بعض وقت مارتی بھی ہے اور سخت مارتی ہے۔ دوسرا دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیسی بے دردی سے مار رہی ہے مگر وہ اس سے ناواقف ہے کہ اس کی شفقت کا اندازہ کر سکے۔ اگر ماں کی محبت اور ہمدردی کی اُسے خبر ہوتی تو وہ ایسا وہم نہ کرتا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر بچے کو ذرا بھی درد ہو تو ماں ساری رات بے قرار رہتی اور اس کی خدمت گذاری میں گذار دیتی ہے۔ دوسرا کون ہے جو اس شفقت اور ہمدردی کا مقابلہ کر سکے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۹)

ضروری اعلان برائے لجنات

چونکہ سالانہ اجتماع کی اجازت نہیں ملی اس لئے لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اجتماع سالانہ منعقد نہیں ہوگا۔ ضلعی لجنات دیہات کو بھی اطلاع کر دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

ضروری اعلان برائے سالانہ اجتماع

○ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۳ تا ۲۵ اکتوبر کے لئے تاحال اجازت نہیں ملی اسلئے جملہ خدام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان تاریخوں میں یہ اجتماع منعقد نہیں ہوگا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس میں یہ اطلاع پہنچا دیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان

○ مکرم صفدر علی صاحب وڑائچ قائد ضلع سرگودھا۔ مکرم پروفیسر رانا محمد اشرف صاحب اور مکرم ارشد محمود صاحب آف سرگودھا ایک قاتلانہ حملہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ تینوں دوست ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی نیم شب دعاؤں میں یاد رکھیں۔

○ مکرم عبد الحلیم صاحب بھٹہ ابن مکرم صوبیدار کرم الدین صاحب الیکٹریکل انجنیئر میرین شپ پر دورانِ کام گرنے سے دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ مورخہ ۱۸ اکتوبر کو میڈی کیئر ہسپتال کراچی میں ٹانگ کا آپریشن ہوا۔ جو کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

دنیوی زندگی پر اُخروی زندگی کو ترجیح دینے والے خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہتے ہیں

اقتباس از خُطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ایک واقعہ مشہور ہے کہ بنو عباس کے زمانہ میں ایک بزرگ کو بادشاہ کی طرف سے حکم ملا کہ آپ کو تمام حکومت کا قاضی القضاۃ مقرر کیا جاتا ہے ۔۔۔ یہ عہدہ انگریزی حکومت کے لحاظ سے لارڈ چانسلر کے برابر ہے اور لارڈ چانسلر کا عہدہ اس قسم کا ہے کہ بعض لحاظ سے اسے وزارت عظمیٰ سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ پرائم منسٹر خواہ بیس سال تک کام کرے اس عہدہ سے علیحدہ ہونے پر اس کے لئے کوئی پنشن مقرر نہیں ہے۔ لیکن لارڈ چانسلر خواہ تھوڑا عرصہ کام کرے اسے اس عہدہ سے علیحدہ ہونے پر پانچ ہزار پونڈ سالانہ پنشن دی جاتی ہے۔ جب اس بزرگ کو قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا تو ان کے چند دوست انہیں مبارکباد دینے کے لئے گئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے دوست کو بہت بڑا عہدہ دیا گیا ہے۔ ساری جوڈیشری ان کے ماتحت کر دی گئی ہے اور ساری حکومتِ اسلامیہ کے آپ قاضی القضاۃ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے ان کے نقطہ نگاہ سے یہ بڑی خوشی کی بات ہے وہ اپنے دوست پر ظاہر کرتے کے لئے کہ ہم بھی آپ کی خوشی میں برابر کے شریک ہیں ان کو مبارک دینے کے لئے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں اور سخت گھبراہٹ کے آثار ان کے چہرہ پر نمایاں ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ آپ کیوں رو رہے ہیں اور ساتھ ہی بتایا کہ ہم تو اس خوشی کی خبر پر مبارکباد عرض کرنے کے لئے آئے ہیں انہوں نے جواب میں کہا کہ آپ کو یہ بات خوشی کا باعث معلوم ہوتی ہے اور آپ اسے مبارک باد کے قابل سمجھتے ہیں مگر مجھے یہ بڑی مصیبت نظر آتی ہے کیونکہ مجھے فیصلے کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ فرض کرو۔ میرے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اس شخص نے مجھ سے روپیہ لیا تھا لیکن اب واپس نہیں کرتا۔ دوسرا شخص کہتا ہے کہ میں نے اس سے روپیہ لیا ہی نہیں اور ہر ایک ان میں سے ثبوت پیش کرتا ہے۔ اب ان دونوں کو معلوم ہے کہ حقیقتاً کیا ہے جو کہتا ہے کہ میں نے اسے روپیہ دیا ہے وہ جانتا ہے کہ اس نے دیا ہے یا نہیں۔ اور جو کہتا ہے کہ میں نے لیا ہی نہیں وہ بھی جانتا ہے کہ اس نے لیا ہے یا نہیں مگر مجھے اس کے متعلق کوئی علم نہیں کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر۔ گویا دو بیناؤں کی راہنمائی کے لئے ایک نابینا شخص مقرر کر دیا گیا ہے۔ ایسے جھگڑے ہر روز میرے سامنے پیش ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ میں غلط فیصلہ کروں۔ اور ان غلط فیصلوں کی اللہ تعالیٰ کے حضور مجھ سے جواب طلبی ہو۔ پس مجھ سے بڑھ کر اور کون قابلِ رحم ہوگا اسی نقطہ نگاہ کے ماتحت حضرت امام ابو حنیفہ نے قاضی کا عہدہ جو حکومت کی طرف سے انہیں پیش کیا گیا لینے سے انکار کر دیا۔ حکومت ان کے انکار کی وجہ سے سخت ناراض ہوئی حتیٰ کہ ان کو سزا بھی دی گئی ۔۔۔ یہی وہ عہدے ہیں جن کے لئے لوگ بے انتہا کوششیں کرتے ہیں ... لیکن وہ لوگ جو اس دنیوی زندگی پر اُخروی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں ان کے سپرد جب کوئی اہم کام کیا جائے تو وہ اپنی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے بجائے خوش ہونے کے گھبرا جاتے ہیں کہ ہم اس کو کما حقہٗ ادا کر سکیں گے یا نہیں اور ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کسی کوتاہی کی وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کے مجرم ٹھہریں تو نقطہ نگاہ کے بدلنے سے احساسات کی ماہیت بدل جاتی ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۴۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

یادِ رفتگان

چھوٹے بھی کہانیاں سُننے کا شوق رکھتے ہیں اور بڑے بھی۔ اگرچہ چھوٹے بچوں کی کہانیاں اور طرح کی ہوتی ہیں اور بڑوں کی کہانیاں اور طرح کی۔ چھوٹے چھوٹی چھوٹی کہانیاں سُنتے ہیں اور بڑے بڑی بڑی کہانیاں۔ چھوٹی بڑی کہانیوں سے مراد ان کا حجم ہی نہیں بلکہ موضوع بھی ہے۔ لیکن دونوں اپنے اپنے موضوع سے متاثر ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کی کہانیاں بعض اوقات تصوّراتی بھی ہوتی ہیں اور ان تصوّراتی کہانیوں میں سے بعض بچوّں کے دل میں خوف بھی پیدا کر دیتی ہیں اور ان کی آئندہ زندگی پر ناپسندیدہ اثر ڈالتی ہیں۔ بڑوں کی کہانیاں تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ بڑے بڑے کارناموں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب بڑے یہ کہانیاں پڑھتے ہیں تو وہ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اچھی اچھی باتیں سُن کر یا بڑے بڑے کارنامے سُن کر ان کے دل میں بھی خیال آتا ہے کہ وہ اچھی اچھی باتیں کریں اور بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی خاصی اہمیت کی حامل ہے اور وہ یہ کہ انسانی فطرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کے سامنے کوئی مثال پیش ہو اور وہ اسے اپنائے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ بعض اپنے بندوں کو دنیا کے لئے نمونہ بنا دیتا ہے کہ ان کی طرف دیکھو اور جو کچھ یہ کرتے ہیں وہ کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو تمہاری زندگی بھی بہتر ہو جائے گی۔ جب سے انسان اس دنیا میں آیا ہے۔ اس کے سامنے نمونے رکھے جاتے رہے ہیں۔ اور یہ نمونے معاشرہ کو بہتر بننے میں مدد دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات جو کہی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے وفات یافتگان کو یاد کرو اور ان کی اچھی اچھی باتوں کا ذکر کرو۔ ان کی نیک یاد بھی قائم ہوگی اور تمہارے دل میں بھی ان کی نیکیوں جیسی نیکیاں کرنے کا جذبہ اجاگر ہوگا۔ نیکیوں کا ذکر سُن کر یا پڑھ کر دل میں یقیناً یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی ایسی نیکیاں کر سکیں۔ یہ بات بھی معاشرہ کی بہتری کا ایک مستحسن راستہ ہے۔ اور اسی بات کے پیش نظر ”یاد رفتگان“ کا الفضل میں آغاز کیا گیا تھا۔ اپنے وفات یافتگان کو یاد کیجئے۔ ان کی نیکیوں کا ذکر کیجئے۔ ان کی نیکیوں کو اپنائیے۔ یاد رفتگاں میں ایک یہ بات بھی ضروری ہے کہ ان کا پُورا پورا تعارف کروائیے۔ کون تھے۔ کس کے کیا لگتے تھے۔ کہاں رہتے تھے ان کی کون سی نیکیاں نمایاں تھیں۔ یہی ضروری باتیں ہیں۔

دِل تو نادان ہے رونے پہ مچل جاتا ہے
وقت کی بات ہے اور وقت بدل جاتا ہے
کون ہے مہرِ جہانتاب کی طرح سوزاں
اور یہ مہرِ جہانتاب بھی ڈھل جاتا ہے

ابوالاقبال

ہر کرن فاتحِ تاریکیٔ شب ہو جائے
نیک و بد کا یہی اندازِ ادب ہو جائے

ہے خزاں دیدہ چمن منتظرِ جنبشِ لب
آپ کی بات بہاروں کا سبب ہو جائے

ہم تو خاموش ہیں خاموش رہیں گے لیکن
نطق بیتاب ہے اس پر نہ غضب ہو جائے

مندمل ہو گا ہر اک زخم مگر کیا معلوم
کب تلک ہو نہ سکے اور یہ کب ہو جائے

خامشی کو مری محرومیٔ دل تو نہ سمجھ
کون جانے کہ یہی حسنِ طلب ہو جائے

کاروانِ شبِ تاریک کے سالار بتا
کیوں نہ ظلمت ہی ترا نام و نسب ہو جائے

پھول بن کر جو مہکنے لگے داغوں کی بہار
رزم گہ میرے لئے بزمِ طرب ہو جائے

کیجئے شہر بہ شہر اپنا تبسّم تقسیم
اس طرح سے بھی گل افشانیٔ لب ہو جائے

ہم کو ادراک جو ہو گر کے اُبھرنے کا نسیم
مرنے والوں کی اَدا جینے کا ڈھب ہو جائے

نسیم سیفی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔
”اگر کسی انسان کا خدا سے تعلق ہو تو دنیا کی کوئی آفت اس کے لئے آفت نہیں۔ پس خدا سے تعلق پیدا کرو۔ معاملات میں عدل و انصاف کرو۔ دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ اور یاد رکھو کہ تم سے خدا کا جلال ظاہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اپنی ہر ایک حالت کو درست نہ کرو۔ تم اپنے حقوق پر زور مت دو۔ کیونکہ دنیا میں سب سے بڑی غلطی یہی ہے کہ ہر شخص اپنے حقوق کا دوسروں سے مطالبہ کرتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ تم دوسروں کے حقوق کو اپنے ذمہ نہ رہنے دو۔ اگر کوئی شخص مقروض ہے اور وہ فی الحال روپیہ نہیں دے سکتا تو اس سے نرمی کرو۔ اگر یہ روح پیدا ہو جائے تو دنیا میں فتنے نہیں رہ سکتے۔“ (از خطبہ فرمودہ ۸ جون ۱۹۲۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

بنی اسرائیل۔ اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے۔ جو بائبل کے بیان کے مطابق ان کو ان کی بہادری کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا۔ تورات میں آتا ہے کہ "تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔" (پیدائش باب ۳۲ آیت ۲۸) عبرانی کی لغت ANALYTICAL HEBREW AND CHALDEC میں لکھا ہے کہ حضرت یعقوبؑ کے لقب کے علاوہ ان کی نسل پر (بھی) یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ یعنی کبھی بنی اسرائیل کو خالی اسرائیل بھی کہہ دیتے ہیں۔ عربی اسرائیل کا عبرانی تلفظ یسرائیل ہے۔ اور یہ مرکب ہے یسر اور ایل سے۔ یسر کے معنے ہیں جنگجو، بہادر سپاہی اور ایل کے معنی ہیں خدا۔ پس یسرائیل کے معنے ہوئے خدا کا بہادر سپاہی WARRIOR یا سولجر آف گاڈ SOLDIER OF GOD عربی زبان کے لحاظ سے یہ لفظ اسر اور ایل سے مرکب ہے۔ گو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ کلیتہً عبرانی لفظ ہو اور عربی میں مستعار طور پر استعمال ہوتا ہو۔ لیکن عربی زبان اور عبرانی زبان در حقیقت ایک ہی ہیں۔ اور ہماری تحقیق میں عبرانی زبان عربی کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ یوروپین مصنفوں میں سے بھی بعض اس خیال کے ہیں گو اکثر مذہبی تعصب کی وجہ سے ان دونوں زبانوں کو ایک اور زبان کی شاخ ہی قرار دیتے ہیں بلکہ بعض تو عربی کو عبرانی کی شاخ تک قرار دے دیتے ہیں۔ لیکن یہ موقعہ اس بحث کا نہیں۔ اس موقعہ کے مناسب حال اس قدر کہنا کافی ہے کہ عربی اور عبرانی کا اشتراک ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں عربی ہے اور عبرانی زبان میں اس کی شکل بدل گئی ہے۔ اور ہمزہ نے یاء کی شکل اختیار کر لی ہے۔ عربی زبان میں اَسَرَ الرَّجُلُ کے معنی ہیں قَبَضَ عَلَیْهِ وَاَخَذَهُ (اقرب) یعنی فلاں شخص اپنے مدمقابل پر غالب آگیا اور اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔ ان معنوں کے اعتبار سے اسر کے معنے ہونگے وہ شخص جس کے اندر بہادری اور قوت ہو۔ اور وہ اپنے مدمقابل پر غلبہ پاکر اسے اپنی گرفت میں لے لے۔ اگر عبرانی کے تلفظ اور رسم الخط کو دیکھا جائے تو یسر کے معنے ہیں اَللَّیِّنُ وَالْاِنْقِیَادُ (لسان) کسی کی بات کو آسانی سے قبول کر لینا اور اس کی اطاعت و فرماں برداری کرنا۔

لفظ ایل عربی زبان میں خدا تعالیٰ کے معنوں میں نہیں آتا۔ ہاں اگر غور کیا جائے تو اس کے حقیقی معنی اللہ تعالیٰ پر ہی صادق آتے ہیں کیونکہ یہ آل سے بنا ہے اور آل کا اسم فاعل آئِلٌ بنتا ہے اور ایل اس سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے آل کے معنی ہیں ساس۔ یعنی اس نے نگہداشت کی چنانچہ کہتے ہیں۔ آلَ الرَّجُلُ اَھْلَهُ اَیْ سَاسَھُمْ۔ کہ فلاں شخص نے اپنے کنبہ کی پوری نگہداشت کی (اقرب) نیز کہتے ہیں آلَ الْمَلِکُ الرَّعِیَّةَ کہ بادشاہ نے اپنی رعیت کی نگرانی رکھی اور رعیت کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور کی تدبیر کی۔ نیز کہتے ہیں آلَ عَلَی الْقَوْمِ وَلِیَ کہ وہ قوم پر بادشاہ ہو گیا۔ پس آئل کے معنے ہوئے مدبر۔ حاکم بادشاہ اور ایل کے معنے ہوں گے۔ ایسی ہستی جس کی ذات میں تدبیر امور اور حکومت اور بادشاہت کی صفات پائداری کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ اور یہ صفات سوائے خدا تعالیٰ کے کسی اور ذات میں نہیں پائی جاتیں۔ کیونکہ وہی ایک ذات ہے جو ازلی اور ابدی ہے آل کے ایک معنے لوٹنے کے ہیں ان معنوں کے لحاظ سے ایل کے معنے ہوں گے کہ وہ ذات جس کے اندر لوٹنے کی صفت پائداری اور ہمیشگی کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ اور یہی معنے بلفظ دیگر توّاب کے ہیں یعنی بار بار رحمت کے ساتھ اپنے بندوں پر لوٹنے والا الغرض پہلے مادہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اسرائیل کے معنے مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ ازلی ابدی بادشاہ (یعنی خدا تعالیٰ) کا سخت گرفت رکھنے والا بندہ۔

۲۔ ازلی ابدی مدبر ہستی کا سخت گرفت رکھنے والا بندہ۔

۳۔ بار بار لوٹنے والے کا (یعنی توّاب خدا کا) بہادر بندہ۔

دوسرے مادہ یعنی یسر کے لحاظ سے اسرائیل کے معنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا پورا مطیع اور فرماں بردار اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لینے والا۔ عبرانی زبان چونکہ عربی سے نکلی ہے۔ اس لئے اگرچہ اسرائیل کا تلفظ عبرانی میں بدل گیا۔ اسر اور یسر اور ایل کو آئل (نرم زبان سے یعنی زبر اور زیر کے درمیانی تلفظ سے) کر دیا گیا اور عربی زبان جو کہ اپنے اصل معنے کا انکشاف کرتی ہے۔ عبرانی نے اسے محدود کر دیا۔ کیونکہ عبرانی میں اسرائیل کے معنے صرف خدا کے جنگجو بہادر سپاہی کے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں جہاں یہ معنے بھی بالوضاحت پائے جاتے ہیں وہاں ایک اور معنے کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ یہ لفظ یسر سے بھی صفت مشبہ کا صیغہ بن سکتا ہے اور یہ تلفظ اس خاص حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو انبیاء کی فطرت میں پائی جاتی ہے۔ یعنی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے لئے سر تسلیم خم رکھنا۔ گویا اسرائیل اس شخص کو کہیں گے جو اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرماں بردار ہو اور اس کے احکام کے ماننے کے لئے ہر وقت اپنے تئیں تیار رکھے۔ ان معنوں کی تصدیق تاج العروس والے نے بھی کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مَعْنَاهُ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَقِیْلَ عَبْدُ اللّٰهِ کہ اسرائیل کے معنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ کیا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کے احکام کا فرمانبردار۔

ہماری تاریخ

امام جماعت کے منصب پر متمکن ہونے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت الثانی (ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے اپنی رضا کا اظہار کرتا رہے) نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے شمالی میدان میں قریباً اڑھائی ہزار اشکبار مخلصین جماعت کے ساتھ حضرت امام جماعت الاول کا جنازہ پڑھایا اور پھر آپ کی معیت میں حضرت امام جماعت کی نعش مبارک کو لے کر بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر اس مبارک وجود کو ہزاروں دعاؤں کے ساتھ اس کے محبوب آقا کے پہلو میں دفن کیا۔

حضرت اقدس امام جماعت الاول کے وصال کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک اور زریں باب بند ہوا۔ اور ایک اور زریں باب کھلا۔ اگرچہ مذہبی قوموں کی زندگی میں بھی عظیم مخلص رہنما بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ اور قومی تاریخ کے اوراق پر اپنی عظمت کے انمٹ نقوش ثبت کر جاتے ہیں۔ لیکن قومیں ان کی زندگی سے زندگی تو پاتی ہیں۔ ان کے مر جانے سے مر نہیں جاتیں۔ بلکہ ایک عرب شاعر کے اس لازوال شعر کے مصداق ایک کے بعد دوسرا عظیم سردار ان کے جھنڈے کو مضبوط ہاتھوں میں تھامے ہوئے ان کی رہنمائی کے لئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ زندہ قوموں کی کیسی سچی اور پاکیزہ تصویر اس شعر میں کھینچی گئی ہے

اذا سیدٌ منا خلا قام سیدٌ
قؤولٌ کما قال الکرامُ فعولُ

یعنی جب ہم میں سے ایک سردار گذر جاتا ہے تو اس کی جگہ ویسا ہی ایک دوسرا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ قوم کے صاحب اکرام بزرگوں نے جو اچھی باتیں کہی تھیں وہ ویسی ہی اچھی باتیں بڑی کثرت سے کہتا ہے۔ اور گفتار کا غازی نہیں بنتا بلکہ کردار کا بھی غازی ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ہر باب جو ایک دور پر بند ہوتا اور ایک نئے دور پر کھلتا ہے اس شعر کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا چلا جاتا ہے۔ حضرت امام جماعت اول نے بڑے مشکل مقام پر قدم رکھا تھا۔ لیکن اپنی کمزور صحت دکھتے بدن اور بڑھاپے کے متواتر عوارض کے باوجود بڑی جوانمردی ہمت استقلال اور غیر متزلزل توکل کے ساتھ امامت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں کو نبھایا۔ فتنوں کی آندھیاں چلیں آپ کے پائے ثبات کو ایک ذرا سی لغزش بھی نہ دے سکیں اور امامت احمدیہ کی جو عظیم امانت (—) آپ کے سپرد کی گئی تھی اس کے تقدس پر آپ نے آنچ نہ آنے دی۔ آپ کے وصال پر آج ساٹھ برس گذر چکے ہیں (۱۹۷۴ء کی تحریر) لیکن آج بھی احمدیت کے بلند و بالا گنبدوں سے آپ کے (—) پُرشوکت الفاظ کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

"دوستوں کو چاہئے کہ وہ یہ مطمح نظر پیش نظر رکھیں۔ یہ اعلیٰ مقصد ہمیشہ ان کے سامنے رہے کہ خدا کے پیار کی نگاہ ان پر پڑتی رہے۔ وہ خدا کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جائیں۔ کیونکہ خدا کے پیار کی نگاہ اور خدا کی رضا کی جنت دائمی ہے۔ مالی وسعت فضل تو ہے لیکن خواہ یہ کتنا بڑا فضل ہو اس کے دائمی ہونے کی ضمانت نہیں۔ اگر مالی فضل تا زندگی وفا بھی کرے تب بھی وہ آپکے ساتھ آگے نہیں جائیگا۔۔۔۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت ایسی چیز ہے جو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی آپکے ساتھ جاتی ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون۔سین

برونائی۔ پچیسویں سالگرہ

برونائی کے سلطان جن کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے امیر ترین شخص ہیں۔ نے گذشتہ روز اپنی تخت نشینی کی پچیسویں (۲۵) سالگرہ منائی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس سارے عرصے میں اپنے ملک کے باشندوں کو فراخی تو بہت دی ہے لیکن جمہوریت کے دور کو واپس نہیں آنے دیا۔ یہ سلطان کی سلور جوبلی تھی جس میں ایشیا کے خاموش شاہی خاندانوں کے افراد کثرت سے شامل ہوئے۔ ملائشیا کے سلطان اپنے خاص لباس میں ملبوس۔ اسی طرح برطانیہ نے شہزادہ ایڈورڈ کو اس موقعہ پر تقریبات میں شرکت کے لئے بھیجا۔ استانا نورالایمان کے دیو مالائی شاہی محل میں جس کے ایک ہزار سات سو پچپن (۱۷۵۵) کمرے ہیں۔ سلطان اپنے لوگوں کے سامنے آئے اس وقت ان کی دو بیویاں ان کے ساتھ تھیں اور دس بچے سب نے زرد کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور ہیروں سے یوں لگتا تھا کہ سر سے پیر تک جڑے ہوئے ہیں۔ سلطان کی عمر چھیالیس سال ہے۔ آپ نے ایک مختصر سی تقریر کی اور کہا کہ میں اپنے مرحوم باپ کی پالیسیوں کو جاری رکھوں گا۔ خاص طور پر استحکام امن کے لئے ہمیشہ کوشاں رہوں گا۔ اور اسی طرح اپنی ریاست کے باشندوں کی خوشحالی کو ہمیشہ کے لئے بڑھاتے رہنے کی کوشش کروں گا۔ ان باتوں کے علاوہ میں اسلام کی ترقی کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ شائد اس موقعہ پر وہ جمہوریت کی بات کریں گے لیکن وہ جمہوریت جسے ۱۹۶۲ء میں معطل کر دیا گیا تھا۔ اس کی انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔ آپ نے کہا سب سے ضروری امر یہ ہے کہ حاکم اور ملک کے باشندے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے مل جل کر رہیں۔ اگر ایسا ہو تو چھوٹے موٹے مسائل ہم خود بغیر کسی مشکل کے حل کر سکتے ہیں۔ اور یہ بات افہام و تفہیم کے ذریعے ممکن ہوتی ہے اس کے بعد سلطان رولس رائس میں دارالحکومت کے مرکز میں گئے۔ آپ کے شاہی گیراج میں ۱۵۳ رولس رائس گاڑیاں موجود ہیں۔ اس تقریب پر ۲۲۰ کروڑ امریکی ڈالر خرچ آئے ہیں البتہ اس میں ایک مسجد کی تعمیر بھی شامل ہے۔ جس کے گنبد پر سونا لگا ہوا ہے۔ اکیس (۲۱) مہمان خانے بنائے گئے ہیں۔ تاکہ باہر سے آنے والے مہمانوں کو ان کی شان کے مناسب رکھا جا سکے۔ ایک نمائشی گھر تعمیر کیا گیا ہے اور اسی طرح ۲۰۰ مرسیڈیز بنز گاڑیاں اور ۶۰۰ سیڈان۔ یہ سب مہمانوں کے لئے ہیں۔ بیرونی سفارت کار جو اس قسم کے خرچ دیکھ کر عام طور پر گھبرا جاتے ہیں نے کھلم کھلا اس بات کا اظہار کیا کہ عوام الناس کے لبوں پر کوئی حرف شکایت نہیں آیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عوام الناس حکومت کی دولت میں اپنے آپ کو شریک سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے پیدائش سے لے کر موت تک خوشحالی کی زندگی کی گارنٹی موجود رہتی ہے۔ اور کوئی ایسا موقعہ نہیں جب انہیں کسی قسم کی مشکل درپیش ہو۔ ملک میں ۱،۸۰،۰۰۰ بیرل تیل روزانہ نکلتا ہے جس سے سالانہ دو ارب امریکی ڈالر کی آمد ہوتی ہے۔ اسی طرح جو سرمایہ کاری باہر کی گئی ہے اس سے بھی دو ارب امریکی ڈالر حاصل ہوتے ہیں۔ امیر سلطان کو دنیا کا سب سے امیر شخص تصور کیا جاتا ہے۔ آپ کی دولت ۳۷ ارب ڈالر بتائی جاتی ہے۔ جہاں تک لوگوں کی فی کس آمدنی کا تعلق ہے یہ جاپان کے بعد ایشیا میں سب سے زیادہ ہے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں ۱۹۶۲ء میں یہاں جمہوریت ختم کی گئی تھی۔ یہ انتخابات کا وقت تھا اور ایک انقلابی پارٹی نے سب سے زیادہ نشستیں حاصل کر لی تھیں۔ ایسے ممالک میں انقلابی پارٹیاں سب سے پہلے شاہی خاندان پر ہاتھ ڈالتی ہیں۔

جاپان کی تجارت یورپ میں

جاپان کے ماہرین اقتصادیات جو لندن میں مقیم ہیں کہتے ہیں کہ اس وقت برطانیہ جاپان کی ۴۰ فیصد سرمایہ کاری بیرون ملک حاصل کر رہا ہے۔ لیکن اب جبکہ سٹرلنگ پونڈ یورپ کی کرنسی سے باہر چلا گیا ہے۔ اور برطانیہ میں ایک لمبے عرصے سے اقتصادی بحران ہے اس لئے اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ وہ جاپانی سرمایہ کاری کا ہدف نہیں رہے گا۔ اس وقت جرمنی کی کرنسی سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ اور جاپانی چاہتے ہیں کہ اپنی سرمایہ کاری کو کم از کم برطانیہ سے نکال کر جرمنی لے جائیں یا اگر ایسا نہ بھی کریں تو مزید سرمایہ کاری برطانیہ میں کرنے کی بجائے جرمنی میں کریں۔ خاص طور پر جب سے دونوں جرمنی مشرقی اور مغربی اکٹھے ہوئے ہیں۔ یورپ بھی اس بات سے خائف ہے کہ ان کی طاقت بڑھ گئی ہے بڑھتی چلی جائے گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ کسی وقت یورپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بری طرح اثر انداز ہو۔

یوروپین یونین

برسلز میں ایک میٹنگ کے بعد جب چانسلر ہلمٹ کوہل اور دیگر چار یوروپین کمیونٹی کے راہنماؤں نے گذشتہ جمعہ کے روز اعلان کیا کہ وہ ماس ٹرخت MAAS TRICHET معاہدے کے ذریعے یوروپین یونین کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی مہم جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ان کوششوں کے نتیجہ میں یوروپ کی کرنسی بھی ۱۹۹۹ء تک ایک ہی ہو جائے گی۔ جب ان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی کہ اس وقت یوروپ کے مختلف ممالک کی کرنسی مختلف حالات سے گزر رہی ہے تو انہوں نے یوروپین کمیونٹی کے بارہ افراد سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر یا کم از کم اس سال کے آخیر تک اس معاہدے سے اتفاق کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ یوروپین یونین کو قائم کرنے اور اسے مستحکم بنانے کے لئے یہ معاہدہ نہایت ضروری ہے۔ اب ہم اس پر نظر ثانی کے لئے کسی صورت بھی تیار نہیں ہیں۔ ان پانچوں ممالک کے نمائندوں نے کہا کہ ہمارا یہ ارادہ ہے اور ہم نے اس بات کا عزم کر لیا ہے کہ ہم یوروپ کی اقتصادیات اور کرنسی کو ایک ہی لڑی میں پرو دیں گے۔ اور وہی کچھ کریں گے جو اس معاہدے میں کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یوروپین کمیونٹی کے تمام اراکین ان اقتصادی شرائط کو پورا کرنے کی کوشش کریں جن کا اس معاہدے میں ذکر ہے۔ باوجود اس کے کہ اس وقت یوروپ کا مالیاتی سسٹم بحران میں سے گزر رہا ہے اسے بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے اس معاہدے کی جملہ شقوں پر عمل کرنا۔

چین / امریکہ تجارت

گذشتہ ایک سال سے چین اور امریکہ کے درمیان یہ تجارتی جھگڑا چلتا رہا ہے کہ امریکہ کی بڑی بڑی کمپنیوں کو چین کی منڈیوں تک رسائی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس سلسلے میں گفت و شنید اکثر اوقات ناکام رہی۔ اور اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ امریکہ کی کروڑوں ڈالر کی تجارت نقصان میں چلی جائے گی۔ لیکن اب جمعہ کے روز اعلان کیا گیا کہ چین اور امریکہ نے ایک ایسا فارمولا تیار کر لیا ہے جس کے ذریعہ امریکہ کو چین کی منڈیوں تک رسائی حاصل ہو جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ منصوبہ فی الحال اصولی طور پر منظور کیا گیا ہے اور اس پر عمل درآمد اس وقت شروع ہو گا جب بیجنگ میں چین کے اعلیٰ حکام اس کی توثیق کر دیں گے۔ اگرچہ منصوبے پر فی الحال عمل تو شروع نہیں ہوا لیکن ایک فائدہ جو اس منصوبے سے ہوا ہے وہ یہ ہے کہ چین اور امریکہ کی فضا خاصی بہتر ہو گئی ہے۔ معاہدے کی شقیں تو ابھی بسر عام نہیں آئیں۔ لیکن اطمینان کی فضا قائم ہو گئی ہے۔ چین تقریباً ۳ء۹ بلین ڈالر کی اشیاء امریکہ کو برآمد کرتا ہے۔ گذشتہ دنوں دونوں ممالک کے تجارتی حالات اتنے خراب ہو گئے تھے کہ اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ امریکہ چین کی برآمدات پر ۱۰۰ فیصد محصول بڑھا دے گا۔ اور اگر ۱۰۰ فیصد محصول بڑھا دیا جاتا تو یقیناً برآمدات کی مقدار کم ہو جاتی۔ جن اشیاء پر محصول بڑھانے کا امکان تھا اس میں جوتے، سلک اور الیکٹرانک شامل تھے۔ اگر چین اس بات پر راضی نہ ہوتا کہ وہ اپنی منڈیوں کو کسی حد تک امریکہ کے لئے کھول دے گا۔ اور اس کی آخری تاریخ ۱۰ اکتوبر رکھی گئی تھی۔ تو امریکہ میں چین کی اشیاء کی قیمتیں دگنی ہو جاتیں۔ اور لوگوں کے لئے ان کا خریدنا مشکل ہو جاتا۔ اور اس کی

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد

تجارت کے انداز

اس ہفتہ الفضل کا پیکٹ ملا۔ جو سات ستمبر سے چودہ ستمبر کے پرچوں پر مشتمل تھا۔ عزیب الوطنی میں الفضل کے ملنے اور پڑھنے سے جو سکون ملتا ہے اسے بیان کرنا مشکل ہے۔ خدا تعالیٰ جزاء خیر دے۔ اس بزرگ ہستی کو جس نے اخبار الفضل جاری کیا اور جزاء خیر دے ان سب کو جنہوں نے اس کی آبیاری کی اور اپنے زیور اور قیمتی جائیداد کا ایک حصہ دے کر اس کے جاری رکھنے میں خاص حصہ لیا۔ اور خدا جزاء خیر دے ان سب کو جنہوں نے شروع سے لے کر اس دور تک اس کی ایڈیٹ میں اور اس کے علمی لحاظ سے پروان چڑھانے میں اپنی صلاحیتوں کو خرچ کیا۔ ہمارے گھر میں جب الفضل کا پیکٹ آتا ہے تو عجیب کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔ اہلیہ کہتی میں نے پہلے پڑھنا ہے اور میاں کی میز سے اٹھا کر لے جاتی ہے اور میاں پرچوں کی تلاش میں شور مچاتا ہے۔ اس کش مکش سے لطف بھی آتا ہے اور الفضل کی عظمت کا بھی احساس ہوتا ہے۔

خیال کہاں سے کہاں کھینچ کر لے گیا۔ اصل میں لکھنے کا ارادہ تو کسی اور بات کا تھا۔ اور جب قلم قرطاس پر چلنے لگی تو کچھ اور لکھا گیا۔ بہرحال مشیت الٰہی ہی سمجھتا ہوں۔ ہاں تو جو بات اس وقت لکھنی مقصود ہے وہ عزیزم مرزا محمد اقبال صاحب کے تحریر کردہ واقعہ (الفضل ۱۰ ستمبر ۹۲ء بعنوان "ایک چھوٹی سی بات") کے سلسلہ میں ہے دوکاندار کی ناپسندیدگی اور متکبرانہ حرکت اس وجہ سے کہ "سودا کم خریدے اور سو کا نوٹ دے" پر خاکسار کو ایک خاص واقعہ یاد آیا۔

محترم بھائی عبدالکریم صاحب ڈار جو مکرم نذیر احمد صاحب ڈار حال لندن کے والد بزرگوار تھے۔ وہ TANGA شہر میں ریلوے کے محکمہ LOCO میں ملازم تھے۔ نہایت نیک اور صالح بزرگ تھے۔ ٹانگا شہر کی STREET نمبر ۵ میں رہتے تھے ایک دفعہ چھٹی پر پاکستان گئے ضلع سیالکوٹ کے ایک قصبہ کوٹلی لوہاراں کے رہنے والے تھے۔ چھٹی کے دوران اپنے قصبہ میں گئے۔ اور کسی روز اپنے دیہاتی لباس میں جیسا کہ عام لوگوں کا دیہات میں ہوتا ہے۔ اس لباس میں لاہور گئے۔ ویسے TANGA میں تو کوٹ پتلون استعمال کرتے تھے۔ اس دیہاتی لباس میں چادر تہ بند کے طور پر۔ پگڑی عام دیہاتیوں والی اور قمیض کھلے بٹن سے پہنے ہوئے لاہور کسی کام کے سلسلہ میں گئے تو موچی دروازہ کے باہر پھلوں کی دوکانوں کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ بڑے خوبصورت انداز اور سلیقہ سے پھلوں کو ترتیب سے رکھا ہوا دیکھ کر دل للچایا' اور دیکھا کہ انناس بھی ان پھلوں میں رکھا ہوا ہے۔ پہلوان صاحب جو دوکاندار تھے اور پھلوں کو فروخت کر رہے تھے۔ مکرم بھائی عبدالکریم صاحب نے پہلوان صاحب سے پوچھا پہلوان جی۔ انناس کیا بھاؤ ہیں۔ پہلوان صاحب نے ایک دیہاتی آدمی کو اور ان کی اس وقت کی ہیئت کذائی کو دیکھ کر انتہائی نفرت سے کہا۔ "چل اوئے چل۔ کدی انناس ویکھیا دی اے" یہ بے چارے اس کی اس بات سے حیران بھی ہوئے اور پریشان بھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ پہلوان جی! انناس کھانے کو دل چاہتا ہے۔ آپ سے تو اس کا نرخ اور [illegible] دریافت کیا ہے۔ پھر متکبرانہ انداز میں اور حقارت سے ان کی بات کو ٹھکرا (دیا) مخصوص پنجابی انداز میں ـــ

لاہور کے پھل فروخت کرنے والے تو سمجھتے ہیں کہ انناس جیسا قیمتی پھل تو صرف ڈاکٹر جیسے ہی خرید سکتے ہیں۔ یہ دیہاتی کہاں سے آگیا۔ آخر بھائی عبدالکریم صاحب نے اسے بتایا کہ میں مشرقی افریقہ سے آیا ہوا ہوں وہاں انناس روپے وٹی ملتے ہیں"۔ پہلوان صاحب یہ سن کر شرمندہ بھی ہوئے اور کھسیانے ہو کر نرخ بتایا اور محترم بھائی عبدالکریم صاحب جو TANGA میں انناس کھانے کے عادی تھے اور روز کھاتے تھے لاہور شہر کے پھل فروخت کرنے والے سے اس طور پر انہوں نے بالآخر انناس خریدا۔

دوکاندار اور تجارت کرنے والے کیلئے کچھ طور طریقے ہیں۔ ہم مغربی ممالک کی کمزوریوں خرابیوں کو گنتے نہیں تھکتے ان میں بھی حقیقت ہے لیکن یہاں کسی دوکاندار۔ کسی بڑے سٹور۔ کسی شہرت یافتہ تجارتی سنٹر میں جائیں سارا دن پھریں کچھ بھی نہ خریدیں۔ عزت و احترام سے کارکن دریافت کریں گے آپ پریشان نظر آتے ہیں۔ میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں۔ غریب۔ امیر۔ چھوٹا بڑا کوئی چیز خرید کر تھوڑی رقم کی بڑی رقم کی۔ تھوڑا سودا لے۔ زیادہ لے۔ رقم وصول کرنے پر "شکریہ"۔ ضرور کہے گا۔ اور اگر واپس آپ کو اس نے ریزگاری دینی ہے اور آپ نے شکریہ ادا کیا ہے تو جواب میں "خوش آمدید" کہے گا

چیز خرید کی ہے گھر جا کر اس میں نقص نظر آیا ہے۔ یا پسند نہیں آئی تو اسی دن یا چند دن بعد جا کر واپس کریں۔ رسید ساتھ لے جائیں۔ فوراً دل کی خوشی سے واپس لے گا اور کہے گا۔ کوئی مسئلہ نہیں اور اگر نقص تھا تو اس کے بدلہ میں دوسری بغیر نقص کے وہ چیز پیش کر دیں گے۔ چند ماہ قبل کی بات ہے ہمارے مکان کے قریب بیسٹ بڑا سٹور ہے۔ وہاں سے کرسی خرید کی چھ ماہ بعد کرسی کا ایک بازو کسی وجہ سے ڈھیلا ہو گیا۔ اور پیچ کی خرابی کی وجہ سے اکھڑنے لگا۔ سٹور والے گئے۔ کرسی کی صورت حال بتائی۔ فوراً نئی کرسی اس قسم کی لا کر پیش کر دی۔ اور ذرا بھر بھی کسی قسم کے نفور کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ الٹا ساری کہہ کر کہ آپ کو پریشانی ہوئی معذرت کی۔ اس قسم کی کئی مثالیں اور کبھی یہ نہ کہیں گے کہ ہم اس لئے تھوڑا بیٹھے ہیں کہ چیز بیچ کر واپس لیں۔ خرید کر لی ہے اور جانے لگے ہیں تو دوکاندار یا سٹور کا ورکر۔ کارکن کہے گا نہایت خوشدلی اور ادب و احترام کے ساتھ ہر کارکن دوکان کا۔ سٹور کا اور شاپنگ سنٹر کا آپ سے معاملہ کرے گا۔ سالہا سال سے یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں۔ کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی دوکاندار۔ تاجر نے یا ان کے کارکنوں نے کبھی متکبرانہ انداز۔ یا حقارت یا غیر ضروری بات کر کے گاہک کو خفگی کا موقع دیا ہو۔

یہ حال صرف یہاں کے تاجروں کا ہی نہیں سب اداروں میں کام کرنے والوں کا ہے ایک دفعہ خاکسار "میامی ہوسٹن" جا رہا تھا اور ٹکٹ ایئر لائن کا پہلے سے ریزرو تھا۔ لیکن غلطی سے سات بجے صبح کو واضح طور پر نہ لکھا ہونے کا باعث خاکسار نے سات بجے شام سمجھ لیا اور ایئر پورٹ پر صبح جانے کی بجائے شام کو گیا۔ ٹکٹ چیک کرنے والے نے دیکھا تو کہا کہ یہ تو صبح کے سات بجے کا ٹکٹ ہے۔ آپ نے صبح کے جہاز پر جانا تھا۔ ٹکٹ چیک کرنے والے کے پاس مکرم عزیز اللہ صاحب صدر جماعت گئے اور مجھے قریب ہی ایک کرسی پر بٹھا گئے ٹکٹ چیک کرنے والے کو بتایا اشارہ سے کہ یہ صاحب ہیں جو جانے والے تھے۔ دیکھتے ہی میں بھی کھڑکی کے پاس جا پہنچا مجھے دیکھ کر کہنے لگا آپ کو تکلیف ہوئی۔ بڑا افسوس ہے پریشان نہ ہوں۔ شام کی FLIGHT سے آپکی سیٹ BOOK کر دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے شام کی FLIGHT میں خاکسار کی سیٹ بک کر دی۔ بجائے اس کے کہ کہتا کہ آپ کی ٹکٹ ضائع ہو گئی۔ اور خرید کریں۔ الٹا افسوس کا اظہار۔ ہمدردی کا اظہار اور دوسری FLIGHT میں جگہ دے دی تجارت کرنی ان اقوام کو آتی ہے۔ گاہک کو خوش کرنا ان سے کوئی سیکھے۔ تجارت کے زور سے مغربی اقوام دنیا پر حکومت کر رہی ہیں حالانکہ یہ سارے انداز اور طور طریقے تو دین حق نے بتائے تھے۔ اے کاش دین حق کا نام لینے والے اور اس کا دم بھرنے والے اس کے بتائے ہوئے طور طریقے اختیار کریں اور اپنی تجارتوں کو پروان چڑھائیں اور نیک نامی حاصل کریں۔ خوش اخلاقی کو اپنائیں۔ بے رخی اور حقارت سے اجتناب کریں۔ خریدار اور گاہک کو خوش کر کے بھیجیں تو تجارت میں برکت بھی ہوگی اور اپنے اعلیٰ خلق سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کریں گے۔

ہر سال گذشتہ سال سے بڑھا ہوا ہو

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ تم نے بہر حال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچہ کو پورا آ سکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو اپنے پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے۔ تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا۔۔۔۔ اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔ تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذر محمد نذیر گوئیکی

ایک چھوٹی سی بات

میں نے بڑے لکھے پڑھے اور دانشور احباب کو خود سنا ہے کہ ریلوے کے ڈبوں میں جو سٹاف ٹکٹ چیک کرتا ہے اس کو T.T کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اس نام کا کوئی عہدہ ریلوے میں نہیں ہے۔ جو سٹاف ٹکٹ چیک کرتا ہے ان کو STE کہتے ہیں۔ ان کی یونیفارم پر سینے پر جو پلیٹ لگی ہوتی ہے اس پر بھی یہی لکھا ہوتا ہے۔

STE کا مطلب ہے سپیشل ٹکٹ ایگزامینر اس کے علاوہ یہ بھی وضاحت کر دوں کہ اسٹیشنوں پر جو باوردی ڈیوٹی والا گیٹ پر کھڑا ہو کر ٹکٹ اکٹھے کرتا ہے اس کو TCR کہتے ہیں۔ یعنی ٹکٹ کلکٹر۔

اسی طرح کئی لکھے پڑھے لوگ "سگنل" کو "سنگل" کہہ دیتے ہیں۔ جو بالکل غلط اور الٹ ہے۔

اسی طرح گارڈ جب جھنڈی دیتا ہے تو اس کو بھی ریلوے ٹرم میں یہ کہا جاتا ہے کہ گارڈ سگنل دے رہا ہے۔ سگنل کا مطلب ہے اجازت۔

ایک اور چھوٹی سی وضاحت کرتا چلوں ریلوے ٹرین میں پسنجر اور میل ایکسپریس میں تین قسم کے وردی والے گارڈز ہوتے ہیں۔ پسنجر میں صرف ایک جس کو گارڈ کہا جاتا ہے۔ میل ٹرین میں تین گارڈز ہوتے ہیں۔

نمبر۱:۔ لگیج گارڈ: جس کا کام ہے سامان لینا اور سامان چڑھانا اور گاڑی سے اتارنا وغیرہ۔

نمبر۲:۔ کنڈکٹر گارڈ:۔ اس گارڈ کے بازو پر ایک لال رنگ کی پٹی بندھی ہوتی ہے اس کا کام ہے کہ ریزرویشن وغیرہ۔

نمبر۳:۔ ایک انچارج گارڈ ہوتا ہے جو گاڑی کا محافظ اور انچارج ہوتا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری گاڑی کو چلانا۔ روکنا اور حفاظت وغیرہ۔ اور حادثات وغیرہ کی صورت میں قانونی کارروائی کرنا۔ جھنڈی دینا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ ○

بقیہ صہ ۴ سے آگے

وجہ سے امریکہ کے لوگ ان اشیاء کو بہت کم درآمد کرتے۔ چین نے بھی امریکہ سے کہہ دیا تھا کہ اگر امریکہ نے از خود محصول بڑھا دیا تو چین بھی اس بات پر مجبور ہو جائے گا کہ وہ ایسی ہی کارروائی کرے۔ چین امریکہ سے بہار ارب ڈالر کی اشیاء درآمد کرتا ہے۔ ان میں کمپیوٹر، کاریں اور ان کا دیگر سامان شامل ہیں۔ چین کا کہنا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ اس تجارتی جنگ میں کسی مقام پر بھی خوفزدہ نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر امریکہ کارروائی کرے گا تو چین بھی کر سکتا ہے۔ اور غالباً چین زیادہ آسانی کے ساتھ کر سکتا ہے۔ کیونکہ چین کے لوگوں کے لئے امریکہ کی درآمدات کو کم کر دینا اتنی مشکل کا باعث نہیں جتنا امریکہ کے لئے چینی درآمدات کو کم کرنا۔

ولی برانڈت

گذشتہ جمعرات کے روز مغربی جرمنی کے سابق چانسلر ولی برانٹ ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے اپنی سیاسی زندگی نازی مخالف مہاجر کیمپ کے باس کی صورت میں شروع کی اور آہستہ آہستہ آپ دنیا کے سب سے بڑے ایسے سیاستدانوں میں سے ایک ہو گئے۔ جنہوں نے مشرق اور مغرب (یورپ) کو سرد جنگ سے محفوظ رکھا اور آپس کے مناقشات کو کم کر دیا۔ ۱۹۷۱ء میں آپ کو امن کا نوبل انعام دیا گیا۔

آپ ایک شکست خوردہ جرمنی میں واپس آئے اور اس وقت آپ نے ناروے کی فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اکثر اپنی پالیسیوں کے بل بوتے پر شہرت حاصل کی اور ان پالیسیوں میں سب سے اہم عنصر یہ تھا کہ جنگ عظیم دوئم میں جو علاقے ہٹلر نے اپنے قبضے میں لے لئے تھے ان کے آپس میں تعلقات بہتر بنائیں۔ وہ سرد جنگ کے دوران مغربی برلن کے میئر تھے۔ جب ۱۹۶۱ء میں دیوار برلن تیار کی گئی۔ اور مشرقی جرمنی کے لوگوں کے لئے آپ کا کردار ایک باپ کی طرح تھا۔ چنانچہ ۱۹۸۹ء میں یہ دیوار گرائی گئی انہوں نے کہا کہ دونوں اکٹھے تھے اور انہیں اکٹھے رہنا چاہیے چنانچہ دیوار کے گرنے کے بعد آپ کا یہ نعرہ بہت زیادہ مقبول ہوا۔

آپ ایک سوشل ڈیموکریٹ تھے اور آپ کی زبردست خواہش تھی کہ اسلحہ کو ختم کیا جائے اور اقتصادی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے خاص طور پر غریب ملکوں کا انہیں خیال تھا۔ کہتے ہیں کہ آپ جرمنی کے سب سے زیادہ معزز سینئر سیاست دان تھے۔ آپ کے حمایتیوں میں کنزرویٹو چانسلر ہلمٹ کول شامل تھے۔ جنہوں نے ۱۹۹۰ء میں ان کے بغداد کے ٹرپ کی حامی بھری تھی۔ اس موقعہ پر ۳۰۰ جرمن اور دیگر یورپین لوگ جنہیں عراق میں یرغمال بنایا گیا تھا۔ کو رہائی ملی۔

ایم کیو ایم کا نیا کردار

سینیٹر اشتیاق اظہر جو اسلام آباد میں الطاف حسین چیف آف ایم کیو ایم کے نمائندے کی حیثیت سے بات کرتے ہیں۔ نے گذشتہ روز کہا کہ موجودہ بحران میں سے ایم کیو ایم ایک بالکل تبدیل شدہ تنظیم کے طور پر سامنے آئے گی۔ آپ صحافیوں سے پارلیمنٹ ہاؤس کے کیفے ٹیریا میں گفتگو کر رہے تھے آپ نے اپنے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ایم کیو ایم کا نیا قومی کردار ایسا ہو گا کہ سارے ملک کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ یہ بات درست ہے کہ فوج کو سندھ سے نکالا جا رہا ہے تو ہم اپنی خوشی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں اس بات کا ڈر تھا کہ عوام الناس اور فوج کا آپس میں تصادم نہ ہو جائے۔ اب اس تصادم کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ آپ نے چیف آف آرمی سٹاف کے ساتھ اپنی ایک میٹنگ کا ذکر کیا۔ یہ میٹنگ مسٹر وسیم سجاد کے ایک استقبالیہ میں ہوئی تھی۔ اشتیاق اظہر نے کہا کہ گفتگو سے یہ اندازہ ہوا کہ فوج کچھ مثبت اقدام کرنے کے لئے تیار ہے۔

اگرچہ اشتیاق اظہر چاہتے تو یہ تھے کہ وزیر اعظم سے ان کی ملاقات ہو۔ لیکن ۱۹ جون سے لے کر اب تک انہیں اس ملاقات کا موقعہ نہیں ملا۔ اس موقعہ پر سینیٹر اشتیاق اظہر نے ایک بیان بھی جاری کیا جس میں اپنی جماعت کی موجودہ کیفیت کا اظہار تھا۔

جہاز کا حادثہ

ایمسٹرڈیم (ہالینڈ) میں جو اسرائیلی جہاز گر کر تباہ ہوا ہے وہ ایک ایسے علاقے میں گرا جہاں آبادی بہت گھنی ہے اور زیادہ تر سورینام، کریبیا، گھانا اور پاکستان کے لوگ رہائش رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے تھے جو غیر قانونی طور پر ملک میں داخل ہو کر یہاں رہائش پذیر تھے۔ اس لئے وہاں لوگوں نے کہا ہے کہ شاید ہم کبھی نہیں بتا سکیں گے کہ مرنے والوں کی تعداد کیا ہے۔ جو لوگ جہاز میں ہوتے ہیں۔ ان کی تو فہرست موجود ہوتی ہے لیکن اگر ایک گھنی آبادی والے علاقے پر جہاز گرے اور عمارات کو تباہ کرتے ہوئے بہت سی جانوں کی ہلاکت کا باعث بنے تو یہ بتانا مشکل ہو جاتا ہے کہ کتنے لوگوں نے جان سے ہاتھ دھوئے اس علاقے کے میئر گان تھن GAN TIJHAN نے کہا کہ نہ صرف یہ نہیں بتایا جا سکے گا کہ کل کتنے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ بلکہ ان حالات میں بہت سی لاشوں کی شناخت بھی نہیں کی جا سکے گی۔

یہ جہاز امریکی کمپنی کا تھا۔ اس کے ٹکڑے بہت دور دور تک گرے اور اسی لئے لاشوں کی تعداد معلوم نہیں کی جا سکتی کہتے ہیں کہ ایک چھبیس سالہ پاکستانی نے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے کہا کہ اس حادثے سے تھوڑی ہی دیر پہلے اس کی فیملی کے لوگ اپنے رشتہ داروں سے ملنے گئے تھے۔ یہ جہاز ٹیڑھا ہو کر آیا اور گر گیا وہ دیگر لوگوں کی طرح گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال ضرور پوچھتا ہے کہ اتنی گھنی آبادی پر سے پائلٹ نے جہاز کیوں اڑایا۔ میئر گان تھن نے سب سے کہا ہے کہ وہ ان تمام افراد کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں جو لاپتہ ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں سے بہت سے غیر قانونی طور پر وہاں رہ رہے ہوں گے۔ یہ انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ اس سلسلے میں کسی سے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ نہ اطلاع دینے والوں کو کچھ کہا جائے گا نہ عدم پتہ لوگوں کے رشتہ داروں کو۔ انہوں نے کہا کہ کسی شخص کو اس سلسلے میں خوف میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔
(ادارہ)

عابد احمد ابن شہادت احمد
مانگٹ اونچا

نبی احمد ابن اقبال احمد
مانگٹ اونچا

وقاص احمد ابن اختر زماں
مانگٹ اونچا

اعجاز احمد ابن محمد ایوب
مانگٹ اونچا

وجاہت احمد ابن شوکت حیات
مانگٹ اونچا

ذیلشان احمد ابن منور احمد
مانگٹ اونچا

سمیع اللہ ابن حمید احمد
مانگٹ اونچا

عدیل احمد ابن رشید احمد
مانگٹ اونچا

اکمل ارسلان ابن محمود اختر
مانگٹ اونچا

وقاص احمد ابن ظفر اللہ خان
مانگٹ اونچا

جنید احمد ابن شوکت حیات
مانگٹ اونچا

محسن خان ابن عبد الحفیظ
مانگٹ اونچا

راشد زمان ابن محمد زمان
مانگٹ اونچا

ثاقب محمود ابن محمد اسلم
مانگٹ اونچا

سلمہ رانی بنت محمد بوٹا
مانگٹ اونچا

عائشہ صدیقہ بنت صداقت حیات
مانگٹ اونچا

بسالت حیات ابن لیاقت حیات
مانگٹ اونچا

تنزیلہ بی بی بنت محمد یوسف
مانگٹ اونچا

خرم شہزاد ابن محمد عارف
مانگٹ اونچا

قدسیہ نصرت ابن نصیر الرحمان سنوری
ٹاؤن شپ لاہور

ماجد عمان ابن محمد نواز
مانگٹ اونچا

آنسہ طلعت بنت جاوید اقبال
مانگٹ اونچا

جمشید احمد ابن ذوالفقار احمد
مانگٹ اونچا

عباد اللہ ابن ہدایت اللہ
مانگٹ اونچا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۹، اکتوبر۔ آج صبح ٹھنڈی ہوا چلنے سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے صرف دن کے وقت تیز دھوپ کسی قدر گرمی کا احساس دلاتی ہے۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر ایک ترمیمی بل قومی اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے جس کے تحت خواتین کو پولیس ڈیمانڈ پر تھانوں میں نہیں رکھا جاسکے گا۔ مجسٹریٹ صرف قتل اور ڈکیتی میں پولیس ریمانڈ دے سکیں گے۔ لیکن خواتین کو تھانے کی بجائے جوڈیشل حوالات میں رکھنا ہوگا اور انہیں ان کے "محرم" کے بغیر باہر نہیں لایا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کو وزیر اعلیٰ بنانے کی پیشکش انٹیلی جنس کی ٹیم نے کی ہے

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید مظفر شاہ نے کہا ہے کہ سندھ میں فی الحال ضمنی اور بلدیاتی انتخابات نہیں ہوں گے۔ دہشت گردوں کی تلاش جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سیلاب زدگان کی امداد کی جو درخواستیں بھجوائی ہیں ان پر امداد دینے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے اڑتالیس گھنٹوں میں شام کے سفیر سے تین بار ٹیلی فون پر گفتگو کی۔ اور پاکستان کی طرف سے مرتضیٰ بھٹو کو واپس لانے کی درخواست پر فیصلے کے بارے میں دریافت کیا۔ محترمہ بے نظیر نے شام میں مرتضیٰ بھٹو سے ٹیلی فون پر گفتگو کی۔ خیال ہے کہ محترمہ بیگم نصرت بھٹو بھی مرتضیٰ کو پاکستان آنے سے روکیں گی۔ اگر شام نے مرتضیٰ بھٹو کو واپس بھجوانا چاہا تو وہ لیبیا میں پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔

○ پشاور میں ایف آئی اے کے ایک ڈی ایس پی کو قتل کر دیا گیا۔

○ حکومت کے خلاف مشترکہ پلیٹ فارم سے تحریک چلانے کے لئے آل پارٹیز کانفرنس کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے الزام لگایا ہے کہ بلوچستان کی جمالی حکومت صرف ہارس ٹریڈنگ کی وجہ سے زندہ ہے۔

○ خصوصی عدالت نے آصف زرداری کو جیل سے ہسپتال منتقل کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اور سپریم کورٹ کے سابق جج مسٹر جسٹس جاوید اقبال نے کہا ہے کہ ہمارے ملک میں فرقہ واریت انتہا کو پہنچی تو ہمارا حشر بھی بوسنیا اور یوگوسلاویہ جیسا ہوگا۔

○ بھارتی فوجی ایک بار پھر سکھوں کے مقدس مقام دربار صاحب میں داخل ہو گئے ہیں۔ جس سے سکھوں میں زبردست اشتعال پھیل گیا ہے۔ فوج کے داخل ہونے کا سبب یہ ہے کہ سکھوں نے جنرل ودیا کے قاتلوں کو پھانسی دینے کے خلاف احتجاج اور انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے دربار صاحب امرتسر کے اندر تقریب منعقد کرنے کا اعلان کیا تھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک میں خواتین پر بڑھتے ہوئے مجرمانہ حملوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کی سیاسی جماعتوں نے اے پی سی قائم کر کے اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب کسی مذاکرات کا وقت نہیں رہا۔ ۲۴، اکتوبر کو ہر حال میں کنٹرول لائن عبور کی جائیگی۔

○ سابق یوگوسلاویہ کی ریاستوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس جنیوا میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سربیا اور کروشیا کی تجاویز پر غور ہوگا۔ یورپین کمیونٹی کی تجاویز بھی زیر بحث آئیں گی۔ ان تجاویز کے مطابق بوسنیا کے علاقے اور دیگر علاقوں کو ۱۰، حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ بوسنیا نے فوری طور پر ان تجاویز کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ تاہم بوسنیا نے یہ بھی کہا ہے کہ اس تقسیم کو بعض شرائط کے ساتھ قبول کیا جا سکتا ہے۔

○ جنوب مشرقی ایشیا و مشرق بعید، کے اقتصادی ماہرین مشرق بعید میں فری ٹریڈ ایریا بنانے کے لئے ابتدائی بات چیت کر رہے ہیں۔ چھ ممالک کے ماہرین ۱۵، سال کے عرصے میں اس علاقے میں آزاد تجارتی علاقہ قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔

○ صومالیہ کے مسلح گروہوں اور بڑی پارٹی صومالی نیشنل موومنٹ نے کہا ہے کہ وہ صرف پاکستانی فوجیوں کو ملک میں داخل ہونے دیں گے۔ اقوام متحدہ کے نام پر اور کوئی ملک یا اس کے فوجی ہمیں قابل قبول نہیں۔ اقوام متحدہ کے تحت پاکستانی افواج اس ہفتے بندرگاہ اور شہر میں داخل ہو رہی ہیں۔

○ انڈونیشیا کا ایک طیارہ جس پر ۳۱، مسافر سوار تھے کل دوپہر سے پہاڑیوں کے علاقے میں لاپتہ ہے۔

○ لندن میں بم کے دو دھماکے ہوئے مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ تھوڑے عرصے میں یہ آٹھواں دھماکہ ہے جو لندن کے وسطی علاقوں میں ہوا ہے۔ آئرش ریپبلکن آرمی نے ان دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

○ سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم کے اراکین کی موجودگی پر ہنگامہ ہو گیا۔ ایوان میں دو گھنٹے تک شور و غل برپا رہا۔ ہاتھا پائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ یہ اراکین روپوشی کے بعد واپس آئے ہیں۔ انہیں ایوان میں بیٹھنے کی اجازت دینا قواعد کے منافی ہے۔ انہوں نے سپیکر سے مطالبہ کیا کہ اس معاملے پر رولنگ دی جائے۔ جبکہ قائد ایوان نے کہا کہ اراکین کی موجودگی رولز کے مطابق ہے۔ سپیکر اپنا فیصلہ پہلے ہی دے چکے ہیں۔

○ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز کے ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ فوج کے پاس جناح پور منصوبہ کے بارے میں کوئی شہادت موجود نہیں۔ نہ ہی فوج نے حکومت کو کوئی نقشہ یا دستاویز دی ہے۔ اور نہ ہی کور کمانڈرز کانفرنس میں اس پر غور ہوا ہے۔

○ وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ سندھ آپریشن کے جاری رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں حتمی فیصلہ وزیر اعظم کریں گے اختیار ان کو ہے۔ ادھر چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے صدر سے اس بارے میں ملاقات کی۔

○ روس چین کو ہتھیاروں کی جدید ٹکنالوجی فراہم کرے گا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے محترمہ بے نظیر سے ملاقات کی۔ اور اہم قومی معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ جنرل آصف نواز نے دیگر اہم سیاسی قائدین سے بھی مذاکرات کئے۔

○ پی ڈی اے نے ۲۴، اکتوبر سے عوامی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
ڈینٹسٹ
رانا منظر احمد
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

مفید اور مؤثر دوائیں
تریاق اٹھرا
فی ڈبی -/۱۵ مکمل کورس -/۷۵ روپے
نورِ نظر
اولاد نرینہ کی مشہور گولیاں -/۱۲۵ اور -/۱۰۰ روپے
زدِ جام عشق
تیس گولی -/۳۰۰ روپے
خورشید یونانی دواخانہ۔ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام -/۶۰، ۱۶ گرام -/۴۸ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۶۱۶۲۴
۲۲۶۵۰۸

پتہ